ضرورت فقہ وفتاویٰ

فقہ وفتاویٰ کی اہمیت

مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری

دین میں تفقہ فرض کفایہ ہے:

تفقہ میں مہارت پیدا کرنا امت پر فرض کفایہ ہے، ہر زمانہ اور ہر علاقہ میں ایسے ماہر علماء ومفتیان کا وجود ناگزیر ہے جو ضرورت کے وقت امت کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون. (التوبه ۱۲۲)

سو کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں، اور تاکہ خبر پہنچائیں اپنی قوم کو جب ان کی طرف لوٹ کر آئیں تاکہ وہ بچتے رہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تفقہ حاصل کرنے کے لئے اگر سفر کرنا پڑے تو اس کی بھی ہمت کی جائے۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ کی مجلس مبارکہ علم کا سرچشمہ ہوتی تھی اور آپ کا علمی فیضان سفر وحضر ہر جگہ جاری رہتا تھا۔ اسی فیضان سے استفاضہ کے لئے خاص جماعت کو آپ کے ساتھ سفر کرنے کا حکم دیا گیا، اور یہ حکم قیامت تک باقی رہے گا اور جو نائبین رسول علماء وفقہاء موجود رہیں گے ان سے علمی وفقہی استفادہ کا سلسلہ برابر جاری رہے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ. **(الجامع الاحکام القرآن للقرطبی ۲۱۰/۴)**

فقہ سراپا خیر ہے:

تفقہ فی الدین اللہ تعالیٰ کا بے نظیر انعام ہے، جس کو یہ دولت مل جائے وہ یقیناً ''خیر کثیر'' سے بہرہ ور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یؤتی الحکمة من یشاء ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیراً. (البقرة: ۲۸۹)

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سمجھ عنایت فرماتا ہے اور جس کو سمجھ ملی اس کو بڑی خوبی ملی۔

مشہور مفسر حضرت مجاہدؒ اور ضحاکؒ وغیرہ نے آیت میں ''حکمت'' سے تفقہ مراد لیا ہے، اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔'' **من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقہ فی الدین. (بخاری شریف (۱۶/۱) ای مختصر بیان العلم ۳۳)**'' جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔

نیز ایک روایت میں پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تجدون الناس معادن خیارهم فی الجاهلية خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا. (الفقیه والمتفقه ۱۴)

تم لوگوں کو کانوں (معدنیات کے ذخائر) کی طرح پاؤ گے ان میں جو لوگ زمانہ جاہلیت میں باوقار سمجھے جاتے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی افضل اور باوقار رہیں گے بشرطیکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

معلوم ہوا کہ اسلام میں معیار شرافت ''دین کی سمجھ'' ہے، ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس معیار کو حتی الوسع حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر ﷺ سے سوال کیا کہ دو شخص ہیں ایک تو وہ ہے جو مسلسل اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے، اور دوسرا شخص وہ ہے جو فرائض کے علاوہ نوافل وغیرہ کا اہتمام نہیں کرتا لیکن وہ لوگوں کو دین کی تعلیم دیتا ہے۔ (ان دونوں میں افضل کون ہے؟) تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اس عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر'' **(الفقیہ و المتفقہ : ۲۴)**

اور ایک روایت میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''سب سے افضل عبادت'' فقہ ہے اور سب سے افضل دین پرہیزگاری اور ورع وتقویٰ ہے'' **(الفقیہ و المفتفقہ ۲۸)**

اور ایک حدیث میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ ''سب سے افضل علم وہ ہے جس کے لوگ محتاج ہوں'' **(الفقیہ والمتفقہ ۴۱)**

فقہ میں اشتغال افضل ترین عبادت ہے:

دینی مسائل کا سیکھنا سکھانا، اور نت نئے مسائل کے احکامات معلوم کرنا اور امت کی رہنمائی کرنا افضل ترین عبادت ہے، اس لئے کہ اس عمل کا نفع ساری امت تک متعدی اور رہتی دنیا تک باقی رہنے والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

ماعبداللہ بشی افضل من فقہ فی الدین ولفقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ولکل شی عماد وعمادالدین الفقہ .(شامی مقدمہ ۱۲۳ ، البیھقی فی السنن الکبریٰ ۱/۱۰۲ ، الدار القطنی ۳/۷۹)

تفقہ فی الدین سے بڑھ کر کسی عمل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی جاسکتی (کیوں کہ مقبول عبادت کے لئے علم صحیح ضروری ہے جس کا ذریعہ تفقہ ہی ہے) اور ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بڑھ کر ہے، اور ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون فی الدین ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ''فقہی مجلس میں شرکت کا ثواب ساٹھ سال کی عبادت سے بڑھ کر ہے''۔ **(الفقیہ و المتفقہ ۔ ۲)**

تفقہ سے دین میں رسوخ نصیب ہوتا ہے:

جس شخص کو فقاہت کی دولت نصیب ہوجاتی ہے اس کا سینہ دینی مسائل واحکام کے لئے پوری طرح منشرح ہوجاتا ہے، پھر نہ تو وہ حالات سے مرغوب ہوتا ہے اور نہ کوئی لالچ یا دھمکی اسے راہِ حق سے ہٹنے پر مجبور کرتی ہے بلکہ وہ ذہنی طور پر پوری یکسوئی کے ساتھ دین پر عمل کرتا ہے اور اس کے برخلاف جو شخص نرا عابد ہو اور وہ ضروری دینی علم سے محروم ہو تو اس کے لئے حق پر ثابت قدم رہنا بہت مشکل ہوتا ہے وہ بہت جلد حالات اور فتوحات سے متاثر ہوجاتا ہے حتی کہ بسا اوقات گمراہی میں بھی مبتلا ہوجاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس کی وضاحت اس طرح فرمائی ہے۔

لوان هذه وقعت علی هذه یعنی السماء علی الارض وزال کل شی عن مکانه ما ترک العالم علمه ولو فتحت الدنیا علی عابد لترک عبادة ربه تعالیٰ۔ (الفقیه والمتفقه ۲۴)

اگر یہ یعنی آسمان اس یعنی زمین پر گر پڑے اور ہر چیز اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو پھر بھی عالم اپنے علم کو نہ چھوڑے گا اور اگر نرے عابد دنیا کے دہانے کھول دیئے جائیں تو وہ اپنے پروردگار کی عبادت چھوڑ بیٹھے گا۔

اس لئے ضروری ہے کہ عالم اور فقیہ اپنے موقف میں ثابت قدم ہو اور راہِ حق سے سر مو بھی انحراف نہ کرے۔

فقہاء روحانی معالج ہیں:

عبیداللہ بن عمرو نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سلیمان اعمش ؒ کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے آیا اتفاق سے وہاں حضرت امام ابوحنیفہ ؒ بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت اعمش ؒ نے امام صاحب ؒ سے فرمایا کہ آپ کی اس مسئلہ کے بارے میں کیا رائے ہے؟

امام صاحب ؒ نے اپنی رائے بتادی، اس پر حضرت اعمش نے پوچھا کہ یہ جواب آپ نے کہاں سے دیا؟ امام صاحب ؒ نے فرمایا کہ اس روایت سے جو آپ نے ہم سے بیان کر رکھی ہے یہ سن کر حضرت اعمش بول اٹھے: نحن صیادلة وانتم أطباء۔ (یعنی ہم تو محض دوا فروش ہیں اور تم لوگ (فقہاء) طبیب ہو)۔ **(الفقیه والمتفقه ۱/ ۳۶)**

تفقہ باعث عزت ہے:

دین میں تفقہ اور حلت وحرمت کا علم انسان کو عزت بخشتا ہے، اور اس سے انسان کو جو عزت ملتی ہے وہ کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

حضرت ابوالعالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں استاذ معظم حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ تخت پر تشریف فرما رہتے اور آپ کے اردگرد خاندان قریش کے لوگ موجود ہوتے آپ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے تخت پر اپنے ساتھ بٹھایا کرتے تھے، آپ کی اس عزت افزائی کو دیکھ کر قریش کے لوگ ناگواری محسوس کرتے، چنانچہ حضرت ابن عباس ؓ کو بھی اس کا احساس ہوگیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ''اسی طرح یہ علم شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتا ہے اور غلام شخص کو تخت نشین بنادیتا ہے''۔ **(الفقیهُ والمتفه ۱/ ۴۰)**

حضرت عطاء ابن رباح ؒ مکہ معظمہ میں ایک عورت کے غلام تھے آپ کے چہرے کی رنگت سیاہ تھی اور آپ کی ناک باقلا کی پھلی کے مانند تھی (یعنی بدصورت تھے، مگر علمی وفقہی مقام یہ تھا کہ) ایک مرتبہ اموی بادشاہ امیر المومنین سلیمان بن عبدالملک اپنے دو بیٹوں کے ساتھ آپ سے ملنے آئے آپ نماز پڑھنے میں مشغول تھے، اس لئے وہ لوگ انتظار میں بیٹھ گئے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی طرف متوجہ ہوئے، امیر المومنین ان سے حج کے مسائل پوچھتے رہے اور آپ بے رخی سے جواب دیتے رہے، پھر سلیمان نے اپنے بیٹوں سے کہا یہاں سے چلو اور ''دیکھو علم دین سیکھنے میں آنا کانی مت کرنا اس لئے آج اس کالے غلام کے سامنے بیٹھنے سے جو میری ذلت ہوئی ہے اسے میں کبھی نہ بھول پاؤں گا''۔ **(الفقیه والمتفقه ۴۰)**

تو معلوم ہوا کہ علم فقہ کا تعلق خوبصورتی یا عالی نسبی سے نہیں ہے بلکہ جو شخص بھی علم دین میں کمال اور فقہ میں مہارت پیدا کرلے گا وہ لوگوں کی نظر میں باعزت ہو جائے گا، تاریخ کے ہر دور میں اس کی بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔اس لئے ہر طالب علم کو بالخصوص دین میں اختصاص پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

محمد بن قاسم ابن ابن خلاد کہتے ہیں کہ ''یہ بات معروف ہے کہ اسلام میں کسی کو کمتر سمجھنا جائز نہیں ہے، اسلام میں فضیلت اور شرافت کا معیار دین داری اور پرہیز گاری ہے، اور اگر اس پرہیز گاری کے ساتھ نسبی شرافت بھی مل جائے تو سونے پر سہاگہ ہے'' (الفقیہ و المتفقہ ۴۰)

عزت کا مقام تو یہ ہے:

امیر المومنین حضرت معاویہؓ نے ایک مرتبہ مکہ کی وادی ابطح میں اپنی مجلس جمائی اور حجاج کی جماعتیں آپ کے سامنے سے گزرنے لگیں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے ''قرظہ'' بھی تھے، ایک قافلہ گزرا اس میں ایک نوجوان شخص شعر گنگنا رہا تھا، حضرت معاویہؓ نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ عبداللہ بن جعفر ہیں، آپ نے فرمایا انہیں جانے دو، پھر دوسرا قافلہ گزرا اس میں بھی ایک جوان اشعار پڑھ رہا تھا، معلوم کیا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ عمر بن ابی ربیعہ ہیں، آپ نے ان کو بھی جانے کا حکم دیا، اس کے بعد ایک بڑی جماعت گزری جس میں ایک صاحب تھے جن سے لوگ حج کے مسائل پوچھ رہے تھے، کوئی کہہ رہا تھا کہ میں نے سر منڈانے سے پہلے رمی کرلی؟ اور کوئی پوچھ رہا تھا کہ میں نے رمی سے پہلے سر منڈالیا؟ وغیرہ۔ (اور وہ سب کو جواب دے رہے تھے) حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ جواب ملا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ یہ سن کر حضرت معاویہؓ اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ''واللہ دنیا اور آخرت کی عزت و شرافت تو یہی ہے'' (کہ انسان کو دینی مرجعیت حاصل ہو جائے)۔ (الفقیہ والمتفقہ ۴۱)

اس لئے اس شرافت کو حاصل کرنے کے لئے جتنی بھی تگ و دو اور جدوجہد کی جائے وہ کم ہے۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

؎ اذاما اعتذو علم بعلم — فعلم الفقه اولی باعتذاز
فکم طیب یفوح ولا کمسک — وکم طیر یطیر ولا کبازی

''اگر کوئی علم والا کسی علم سے عزت حاصل کرے تو علم فقہ عزت دلانے میں سب سے زیادہ کارگر ہے، اس لئے کتنی ہی خوشبوئیں پھیلتی ہیں لیکن مشک کی طرح نہیں ہوتیں، اور کتنے ہی پرندے اڑتے ہی مگر شکرہ کی طرح نہیں اڑتے۔'' اور دوسرے شاعر نے کہا.........

؎ وخیر علوم علم فقه لانه — یکون الی کل العلوم تو سلا
فان فقیهاواحداً متورعاً — علی الف ذی زهد تفضل واعتلی

''علوم میں سب سے بہتر علم فقہ ہے کیونکہ وہ تمام علوم تک پہنچنے کا ذریعہ ہے (اس لئے فقیہ کے لئے لغت واشتقاق سے لے کر تفسیر وحدیث اور دیگر علوم کا جاننا لازم ہے) اور اس لئے کہ ورع وتقویٰ سے متصف ایک فقیہ ایک ہزار نرے زاہدوں سے بڑھ کر فضیلت رکھتا ہے۔'' (درمختار مع الشامی ۱/۱۲۲، ۱۲۳)

نیز یہ اشعار بھی قابل لحاظ ہیں جو امام محمد کی طرف منسوب ہیں............

تفقه فان الفقه افضل قائد الی البر و التقوی و اعدل قاصد

و کن مستفیدا کل یوم زیادة من الفقه و اسبح فی بحور الفوائد

فان فقیها و احداً متورعا اشد علی الشیطان من الف عابد

(۱)''......تفقہ حاصل کرو کیونکہ فقہ نیکی اور تقویٰ کی طرف لے جانے والا بہترین رہنما اور آسان راستہ ہے۔

(۲)''......اور ہر روز فقہ سے استفادہ میں زیادتی کرکے علمی فوائد و الطائف کے سمندروں میں غوطہ زنی کیا کرو۔

(۳)......اس لئے کہ ایک صاحب ورع و تقویٰ فقیہ شیطان پر ایک ہزار نرے عبادت گزاروں پر بھاری ہے۔''

مذکورہ اشعار میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ مبنی بر حقیقت ہیں اس لئے کہ تمام علوم اسلامیہ کا منتہی اور مرجع ''علم فقہ'' ہے، بقیہ تمام علوم تفقہ حاصل کرنے کے ذرائع کی حیثیت رکھتے ہیں۔لغت نحو اور اشتقاق سے لے کر حدیث و تفسیر کا علم اسی لئے حاصل کیا جاتا ہے کہ حلال وحرام کے بارے میں امتیاز ہو جائے اور دینی اعتبار سے کیا عمل صحیح ہے اور کیا غلط ہے؟

اس کا پتہ چل جائے۔اور یہ بات فقہ ہی سے حاصل ہو سکتی ہے، نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دیگر کسی علم کے لئے فقہ میں مہارت ضروری نہیں ہے لیکن کامل فقہی بننے کے لئے دیگر علوم میں بھی مہارت لازم ہے۔فقیہ صحیح معنی میں وہی ہو سکتا ہے جو نہ صرف علم عربیہ پر دستگاہ رکھتا ہو بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حدیث و تفسیر، آثارِ صحابہ اور اقوال سلف پر بھی گہری نظر رکھنے والا ہو، یعنی علوم نقلیہ وعقلیہ کا جامع ہو اسی پر درحقیقت ''فقیہ'' کا اطلاق کیا جا سکتا ہے، اس کے برخلاف جو صرف ناقل کے درجہ میں ہو وہ ''فقیہ'' نہیں بلکہ ''ناقل فقہ'' ہے۔

علوم کے چند مراتب:

معلومات حاصل کرنے کے چند مراتب ہیں:

(۱)......فرض عین: جن مسائل کا جاننا عقائد کی درستگی اور اعمال کی تصحیح کے لئے ضروری ہے اتنی حد تک معلومات کا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے، مثلاً اسلام کے بنیادی عقائد، وحدانیت، رسالت، آخرت، تقدیر وغیرہ اور نماز، روزہ وغیرہ کے اہم مسائل جن سے ہر مسلمان کو واسطہ پڑتا ہے، اسی طرح زکاۃ دینے والے کے لئے زکوٰۃ کے مسائل جاننا اور حج کو جانے والے کے لئے حج کے مناسک کا ضروری علم حاصل کرنا یہ فرض ہے، اگر معلومات نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

(۲)......فرض کفایہ: جن علوم و مسائل کے جاننے کی عام لوگوں کو ضرورت کبھی بھی پڑتی ہو، مثلاً غسل جنازہ کے مسائل، یا احکام مساجد، مسائل وقف، یا جن علوم کے جاننے پر قرآن و حدیث کا سمجھنا منحصر ہو جیسے علم صرف و نحو، لغت، اشتقاق، یا جن علوم کو جاننے سے صحیح علم تک رہنمائی ہوتی ہو مثلاً ناسخ منسوخ کا علم، یا رواۃ حدیث کے معتبر یا غیر معتبر ہونے کا علم جسے علم اسماء الرجال کہا جاتا ہے الیٰ آخرہ۔اس طرح

کے علوم کا جاننا فرض کفایہ ہے یعنی کچھ افراد ان علوم کے حاملین امت میں ضرور رہنے چاہئیں، جن کی طرف بوقت ضرورت رجوع کیا جاسکے اگر کوئی نہ رہے گا تو پوری امت گنہگار ہوگی، اور چند افراد بھی اس ذمہ داری کو اوڑھ لیں گے تو پوری امت گناہ سے محفوظ رہے گی۔

(۳)......**مستحب**: علاوہ ازیں علم فقہ میں کمال حاصل کرنا اور اخلاقی اصلاح کی صورتوں پر مطلع ہونا، استحبابی درجہ رکھتا ہے، یعنی جو علمی تبحر پیدا کرے گا وہ بڑے اجر وثواب کا مستحق ہوگا۔

(۴)......**حرام**: جادوگری، کہانت، رمل وجفر علم فلسفہ کے بعض اجزاء کا جاننا شرعاً حرام ہے۔

(۵)......**مکروہ**: ایسے غزلیہ اشعار اور انسانوں کا علم جن میں عشق ومحبت کی فرضی داستانیں بیان کی جائیں مکروہ ہے۔

(۶)......**مباح**: ایسے اشعار وواقعات یا علوم کا جاننا جس سے کسی دوسرے کی حق تلفی یا اور کوئی شرعی مفسدہ لازم نہ آتا ہو شرعاً مباح ہے۔

آج کل کے جدید علوم: سائنس، انجینئرنگ وغیرہ بھی اسی دائرہ میں آتے ہیں کہ اگر انہیں منکرات ومعاصی سے بچتے ہوئے حاصل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اسلام اور انسانیت کی خدمت کی نیت سے ان کا سیکھنا اجر وثواب کا باعث بھی ہوگا، لیکن بہرحال خلاف شرع امور سے بچنا لازم ہے۔(درمختار مع الشامی ۱/ ۱۲۵ تا ۱/ ۱۳۶)

تفقہ کے لئے ذہنی یکسوئی ضروری ہے:

سلیم بن وکیعؒ کہتے ہیں کہ میرے سامنے ایک شخص نے حضرت امام ابوحنیفہؒ سے سوال کیا کہ فقہی معلومات کو ذہن میں محفوظ اور راسخ کرنے کے لئے کس چیز سے مدد حاصل کی جائے؟ آپ نے جواب دیا کہ یکسوئی سے مدد لی جائے (یعنی طبیعت میں یکسوئی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے جبھی فقہ میں کمال حاصل ہوگا) پھر اس شخص نے پوچھا کہ تعلقات اور خیالات سے چٹکارا کیسے پایا جائے؟ تو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ ضرورت سے زائد کوئی چیز حاصل مت کرو (یعنی دنیا کا ہر کام اور ہر ضرورت بقدر حاجت رہے اس میں زیادتی نہ کی جائے)۔(الفقیه والمتفقه ۱/ ۳۸۵)

آج کے طلبہ میں استعداد کی کمی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ دنیا بھر کی مصروفیات اور تعلقات کی وجہ سے انہیں ذہنی یکسوئی میسر نہیں آتی، جس کے نتیجہ میں حافظہ اور استعداد میں کمزوری رہ جاتی ہے۔

امام شافعیؒ نے فرمایا کہ طبیعت زمین ہے اور علم بیج کے مانند ہے، اور علم کے لئے طلب اور شوق لازم ہے، پس جب طبیعت علم کی طرف مائل ہوتی ہے تو علم میں اسی طرح برگ وبار آتے ہیں جیسے زمین کی نرمی سے بیج بارآور ہوتا ہے۔(الفقیه والمتفقه ۳۸۵)

کم عمری میں تفقہ کا مشورہ:

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن الخطابؓ نے ارشاد فرمایا: "**تفقهوا قبل أن تسودوا**"، یعنی سرداری حاصل کرنے سے پہلے ہی تفقہ کی صفت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو، پھر اسی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ "اگر تم نے نوعمری میں علم نہ سیکھا تو بڑے ہونے کے

بعد تمہیں کسی کی شاگردی کرتے ہوئے شرم آئے گی اور تم جاہل کے جاہل ہی رہ جاؤ گے اور اگر اپنے سے کم عمر سے مسئلہ پوچھو گے تو اس کی وجہ سے تمہاری عزت پر حرف آئے گا، اور لوگ اس پر طعنہ دیں گے''۔(الفقیہ والمتفقہ ۳۶۰)

حضرت عمرؓ کا یہ مشورہ بالکل برحق ہے اور تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے، اصل محنت کی عمر تو ابتدائی جوانی کی ہی ہوتی ہے، اسی زمانہ کی محنت کا ثمرہ آدمی زندگی بھر کھاتا رہتا ہے۔ اور جس نے اس قیمتی زمانہ کو ضائع کر دیا تو وہ ہمیشہ کف افسوس ہی ملتا رہے گا، اور اس کی مرادیں ہرگز پوری نہ ہوں گی۔

☆......☆......☆......☆......☆

نرخنامہ برائے اشتہارات

بین الاقوامی معیار کا تحقیقی سہ ماہی مجلہ

''المباحث الاسلامیہ (اردو)''

Ret List for Advertisement

Quarterly International Magazine ALMABAHIS-AL-ISLAMIA

(1) آخر صفحہ رنگین........4000روپے (2) اندورن آخر صفحہ رنگین........3000روپے

(3) اندرون صفحہ اول رنگین.........3,000روپے (4) مکمل صفحہ سادہ.........1500روپے

(5) آدھا صفحہ سادہ.........1000روپے (6) ایک تہائی صفحہ سادہ.......500روپے

یہ پاکستان اور دنیا بھر کے لائبریریوں کا واحد منتخب اسلامی تحقیقی مجلہ ہے۔

اپنے کاروبار کی تشہیر کے لئے سہ ماہی مجلہ ''المباحث الاسلامیہ (اردو)'' میں اشتہار دے کر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں۔

برائے رابطہ: دفتر جدید فقہی تحقیقات، جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

فون: 0928-331353 فیکس: 0928-331355

ای میل almarkazulislami@maktoob.com

☆......☆......☆......☆......☆